

Woh Din Yad Hain Teen Auratien Teen Kahaniyan

[تحمل سے کہا۔ مالک مجھے نوٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے جانے کا رستہ دو۔ رستہ بہت پڑا ہے آٹو ادھر سے گزر جائو۔ اس نے اشارے سے اسے قریب سے گزرنے کو کہا۔ بہت سنبھل کر وہ اس کے قریب سے گزرنے لگی تو رفعت نے چاندنی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ چاندنی کے دوسرے ہاتھ میں درانتی تھی۔ جس کے دندائے کافی تیز تھے۔ اس نے خود کو چھڑانے کیلئے رفعت پر حملہ کر دیا۔ درانتی اتنے زور سے ناک پر لگی کہ ناک کی نوک کٹ کر لٹک گئی اور خون کی تیز دھار سے رفعت کا دہانہ رنگین ہو گیا۔ وہ درد سے ڈبرا ہو کر زمین پر بیٹھ گیا۔ تب ہی چاندنی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ 'n' رفعت نے اس کے خاوند خیر دین کو پکڑوا دیا اور اس پر پرچہ کرایا کہ اس نے میرے چہرے پر درانتی سے وار کیا ہے جس کی وجہ سے میری ناک پر زخم لگا ہے اور درانتی کی نوک آنکھ میں چبھ گئی ہے۔ اس نے چاندنی کا نام نہ لیا ورنہ ضرور یہ بات مشہور ہو جاتی کہ رفعت نے اس عورت پر دست درازی کی، تب ہی اس نے وار کیا۔ چاندنی ویسے ہی سخت مزاج مشہور تھی۔ 'n' خیر دین کو جیل ہو گئی اور چاندنی جان بچا کر ملتان بھاگ آئی جہاں اس کی رشتہ کی خالہ رہتی تھی۔ وہ کام ڈھونڈتی میرے گھر آئی تو اسے خبر نہ تھی کہ جس بنگلے میں قدم رکھا ہے وہ ہمارا گھر ہے۔ 'n' میں نے اسے ملازم رکھ لیا کیونکہ مجھے ان دنوں ملازمہ کی ضرورت تھی۔ پھر وہ تو میرے ہی گانوں کی تھی، اس پر میں بھروسہ کر سکتی تھی۔ میں نے اسے ہدایت کر دی کہ جب ہمارے گانوں سے کوئی آئے تو سامنے مت آنا ورنہ تمہارے زمیندار کو خبر ہو جائے گی تو وہ تم کو اٹھوالے گا۔ ہوسکتا ہے کہ پرا حال کرے۔ سات برس بعد خیر دین کی جیل سے گلو خلاصی ہو گئی تو وہ خود آکر بیوی کو ہمارے گھر سے لے گیا اور اس کے بعد وہ لوگ کراچی چلے گئے جہاں محنت مزدوری سے روزی کمانے لگے۔ 'n' کافی عرصہ ہو چکا ہے، اب ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ رفعت نے بیرون ملک جاکر ناک کی سرجری کرائی ہے تاہم زخمی آنکھ تو بیکار ہو چکی ہے اور اب وہ ایک آنکھ والا زمیندار کہلاتا ہے۔ جس کو لوگ عرف عام میں ”کانا“ کہتے ہیں۔ 'n' (س۔ن۔۔۔ ملتان n\)]